ہونے کی نفی اور صرف محنت کے عامل پیداوار ہونے کے اثبات سے مضاربت کی قسم کے معاملات کا حرام ہونا لازم نہیں آتا۔

جناب محمد اکرم صاحب کا اعتراض چہارم ایک بدیہی حقیقت پر اعتراض ہے سمجھ میں نہیں آتا آخر مقصد کیا ہے؟ بتلائیے کس ہوشمند کو اس بات سے انکار ہو سکتا ہے کہ مزارعت اور بٹائی پر دوسرے کی زمین وہی کاشخص کاشت کرتا ہے جس کے پاس حسب ضرورت اپنی زمین نہیں ہوتی کیونکہ اپنی زمین کاشت کرنے سے اسے پوری پیداوار ملتی اور دوسرے کی زمین مزارعت پر کاشت کرنے سے پیداوار کا ایک حصہ ملتا ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی انسان بھی پوری کے مقابلہ میں اس کے ایک حصہ کو خوشی کے ساتھ قبول نہیں کرتا بلکہ مجبوری کے تحت اختیار کرتا ہے، یہ ایک مسلمہ عملی حقیقت ہے جس کا ہم روزمرہ کی زندگی میں برابر مشاہدہ کرتے ہیں، من گھڑت فرضی مثالوں سے جو عمل کی دنیا میں کہیں موجود نہیں اس بدیہی بات کا انکار کرنا اور اسے منطقی موشگافیوں کا نشانہ بنانا ایک عجیب اور حیرت انگیز بات ہے اور جو کسی طرح شان حق پرستی سے جوڑ نہیں کھاتی۔

آخر میں میں جناب محمد اکرم خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کچھ اشکالات اور اعتراضات پیش کر کے مجھے موقع دیا کہ میں بعض اہم مسائل پر اپنے خیالات عرض کر دوں جو اسلامی معاشی نظام میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور جن کی توضیح و تعیین کے بغیر اسلامی معاشی نظام واضح اور متعین نہیں ہو سکتا۔ خاتمے پر دعا ہے کہ

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ!

بقیہ: سائنس کا روحانی پہلو

ہی نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ عام انسانی فضائل کا روحانی فضائل سے رشتہ جوڑ کر قرآن حکیم نے Value synthesis اور Value Integration کا ایک ایسا عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے جس کے لئے دور حاضر کے انسان کو قرآن حکیم کا خاص طور پر احسان مند ہونا چاہیئے۔ یہ ہماری کس قدر بدقسمتی ہے کہ مظاہر فطرت کے حسی مشاہدات کو روحانی تجربہ میں ڈھال دینے کی اس قرآنی قوت پر ابھی تک بہت ہی کم توجہ دی گئی ہے اگرچہ اس میں بھی شک نہیں کہ مسلمانوں کے تہذیبی لاشعور میں یہ بات کسی نہ کسی شکل میں ہمیشہ موجود رہی اور اس کی صدائے بازگشت عصر حاضر کے مفکرین کے افکار میں آج بھی سنی جا سکتی ہے۔ اس سلسلے میں پاکستان میں ڈاکٹر اقبال اور ڈاکٹر رفیع الدین، ایران میں ڈاکٹر حسین نصر اور ڈاکٹر علی شریعتی اور الجیریا میں ڈاکٹر عبدالمجید میزبانے نے اپنے اپنے انداز میں اسلامی ثقافت کی جامعیت اور ہمہ گیری پر زور دیتے ہوئے طبیعی علوم کا رشتہ روحانیت سے از سر نو جوڑنے پر اصرار کیا اور اس طرح سے اسلام کے اس کردار کی طرف اشارہ کیا ہے جو اسے عصر حاضر میں لازماً ادا کرنا چاہیئے۔

امام حمید الدین فراہیؒ

کے تفکر و تدبر قرآن کا مرقع

مجموعۂ تفاسیر فراہیؒ

اعلیٰ دبیز کاغذ پر بڑے سائز (۲۲×۲۹/۸) کے ۵۳۶ صفحات
عمدہ آفسٹ کی طباعت اور سنہری ڈائی والی مضبوط اور دیدہ زیب جلد کے ساتھ

ہدیہ صرف - ۶۰/- روپے (علاوہ محصول ڈاک)

اب رجب المرجب تک طلب فرمانے والے حضرات کو
مولانا فراہیؒ کی دو مزید تصانیف: 'اقسام القرآن'
اور 'ذبیح کون ہے؟' مفت ارسال کی جائیں گی -

نوٹ : وی پی ارسال نہیں کیا جائے گا - خواہشمند حضرات - /۷۰ روپے
بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں - کتاب بذریعہ رجسٹرڈ بک پوسٹ ارسال کردی جائیگی

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن، ۳۶ کے ماڈل ٹاؤن، لاہور